اربعین

فضیلت و فرضیتِ نماز اور ترک پر وعید

حُصُولُ المَرْضَاۃِ فِیمَا یَتَعَلَّقُ بِفَرضِیَّۃِ الصَّلَاۃِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اربعین

فضیلت و فرضیتِ نماز اور ترک پر وعید

حُصُوْلُ الْمَرْضَاةِ

فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِفَرِيْضَةِ الصَّلَاةِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد علی قادری

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: دسمبر 2015ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المُحتَویات

إِقَامُ الصَّلَاةِ مِنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

﴿اِقامتِ صلاۃ اسلام کا رکن ہے﴾

اَلْقُرْآن

(١) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَo (البقرة، ٢/ ٣)

جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور رجو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیںo

(٢) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَo

(البقرة، ٢/ ٤٣)

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر) رکوع کیا کروo

(٣) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللهِ ط اِنَّ اللهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌo (البقرة، ٢/ ١١٠)

اور نماز قائم (کیا) کرو اور زکوٰۃ دیتے رہا کرو، اور تم اپنے لیے جو نیکی بھی

آگے بھیجو گے اسے اللہ کے حضور پا لو گے، جو کچھ تم کر رہے ہو یقیناً اللہ اسے دیکھ رہا ہےo

(٤) لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَo

(البقرة، ٢/ ١٧٧)

نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنوں (کو آزاد کرانے) میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور جب کوئی وعدہ کریں تو اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہوں، اور سختی (تنگدستی) میں اور مصیبت (بیماری) میں اور جنگ کی شدّت (جہاد) کے وقت صبر کرنے والے ہوں، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیںo

(۵) وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ (المائدة، ۵/ ۱۲)

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور (اس کی تعمیل، تنفیذ اور نگہبانی کے لیے) ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کیے، اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے) فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی میری خصوصی مدد و نصرت تمہارے ساتھ رہے گی)، اگر تم نے نماز قائم رکھی اور تم زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین کی حمایت و نصرت میں مال خرچ کر کے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ پھر اس کے بعد تم میں سے جس نے (بھی) کفر (یعنی عہد سے انحراف) کیا تو بے شک وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا○

(۶) اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○ (المائدة، ۵/ ۵۵)

بے شک تمہارا (حقیقی مددگار اور) دوست تو اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں○

(٧) وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ط وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ○

(الأنعام، ٦/٧٢)

اور یہ (بھی حکم ہوا ہے) کہ تم نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرتے رہو اور وہی اللہ ہے جس کی رف تم (سب) جمع کیے جاؤ گے○

(٨) قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ○

(ابرٰهيم، ١٤/٣١)

آپ میرے مومن بندوں سے فرما دیں کہ وہ نماز قائم رکھیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے رہیں اس دن کے آنے سے پہلے جس دن میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ ہی کوئی (دنیاوی) دوستی (کام آئے گی)○

(٩) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

(النور، ٢٤/٥٦)

اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے

رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ و اقتدار، استحکام اور امن و حفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)o

(۱۰) اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط وَلَذِکْرُ اللهِ اَکْبَرُ ط وَاللهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَo (العنکبوت، ۲۹/۴۵)

(اے حبیبِ مکرّم!) آپ وہ کتاب پڑھ کر سنایئے جو آپ کی طرف (بذریعہ) وحی بھیجی گئی ہے، اور نماز قائم کیجیے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ ان (کاموں) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہوo

(۱۱) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اِنَّمَا یُرِیْدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًاo (الأحزاب، ۳۳/۳۳)

اور اپنے گھروں میں سکون سے قیام پذیر رہنا اور پرانی جاہلیت کی طرح زیب و زینت کا اظہار مت کرنا، اور نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت گزاری میں رہنا، بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر

دے○

(۱۲) اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ ؕ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○ (المزمل، ۷۳/ ۲۰)

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ (کبھی) دو تہائی شب کے قریب اور (کبھی) نصف شب اور (کبھی) ایک تہائی شب (نماز میں) قیام کرتے ہیں، اور اُن لوگوں کی ایک جماعت (بھی) جو آپ کے ساتھ ہیں (قیام میں شریک ہوتی ہے)، اور اللہ ہی رات اور دن (کے گھٹنے اور بڑھنے) کا صحیح اندازہ رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اُس کے اِحاطہ کی طاقت نہیں رکھتے، سو اُس نے تم پر (مشقت میں تخفیف کر کے) معافی دے دی، پس جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو، وہ جانتا ہے کہ تم میں سے (بعض لوگ) بیمار ہوں گے اور (بعض) دوسرے لوگ زمین میں سفر کریں گے تاکہ اللہ کا فضل تلاش کریں اور (بعض)

دیگر اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے، سو جتنا آسانی سے ہوسکے اُتنا (ہی) پڑھ لیا کرو، اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو قرضِ حسن دیا کرو، اور جو بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اُسے اللہ کے حضور بہتر اور اَجر میں بزرگ تر پا لوگے، اور اللہ سے بخشش طلب کرتے رہو، اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہےo

(۱۳) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِo (البينة، ۹۸/۵)

حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لیے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہوکر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہےo

اَلْحَدِيْث

۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب قول النبي ﷺ: بني الإسلام على خمس، ۱/۱۲، الرقم/۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام، ۱/۴۵، الرقم/(۲۱) ۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۱۲۰، الرقم/۶۰۱۵، والترمذي

عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

.... في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء بني الإسلام على خمس، ٥/٥، الرقم/٢٦٠٩، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب على كم بني الإسلام، ٨/١٠٧، الرقم/٥٠٠١۔

٢: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النّبي ﷺ عن الإيمان والإسلام والإحسان و علم السّاعة، ١/٢٧، الرقم/٥٠، وفي كتاب التفسير/لقمان، باب إنّ اللّٰه عنده علم السّاعة/٣٤، ٤/١٧٩٣، الرقم/٤٤٩٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان، ١/٣٦، الرقم/٨-٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥١، الرقم/٣٦٧،

اللهِ ﷺ: الإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھ میں حج کرنے کی استطاعت ہو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ

.... وأبوداود في السنن، كتاب السنة، باب فى القدر، ٤/٢٢٢، الرقم/٤٦٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء فى وصف جبريل للنبي ﷺ الإيمان والإسلام، ٥/٦، الرقم/٢٦٠١۔

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الزكاة من الإسلام، ١/٢٥، الرقم/٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الصلوات التي هي أحد أركان الإسلام، ١/٤٠، الرقم/١١، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فرض الصلاة،

مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّأْسِ، يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ، وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُولُ، حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: وَصِيَامُ رَمَضَانَ. قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا: إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ، لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہلِ نجد میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنائی دیتی تھی لیکن سمجھ نہیں آتا تھا کہ کیا کہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قریب آیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن رات میں پانچ نمازیں (فرض) ہیں۔ وہ عرض گزار ہوا: کیا مجھ پر

.... ١٠٦/١، الرقم/٣٩١، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب كم فرضت في اليوم والليلة، ٢٢٦/١، الرقم/٤٥٨، ومالك في الموطأ، ١٧٥/١، الرقم/٤٢٣۔

ان کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ فرمایا: نہیں، مگر جو (نفل نماز) تم خوشی سے پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے عرض کیا: کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی روزے فرض ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں مگر جو (نفلی روزے) تم خوشی سے رکھو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا: کیا مجھ پر اس کے علاوہ بھی کچھ لازم ہے؟ فرمایا: نہیں مگر جو تم خوشی سے خیرات کرو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا خدا کی قسم! نہ میں اس پر اضافہ کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے (یہ عہد) سچ کر دکھایا تو نجات پا گیا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥١، الرقم/٢٢٢١٥، ٢٢٣١٢، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب منه (٤٣٤)، ٢/٥١٦، الرقم/٦١٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٢٦، الرقم/٤٥٦٣، والحاكم في المستدرك، ١/٥٢، ٥٤٧، الرقم/١٩، ١٤٣٦، والدار قطني في السنن، ٤٥٦، الرقم/٢٧٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٥، الرقم/٧٥٣٥، وأيضا في مسند الشاميين، ٢/١٦، الرقم/٨٣٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٠٥، الرقم/١٠٦١۔

حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ رَبَّكُمْ، وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ، وَأَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ؛ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ حِبَّان وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي تَرْجَمَةِ الْبَابِ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَسَائِرُ رُوَاتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب سے ڈرو، اپنی پانچوں نمازیں ادا کرتے رہو اور اپنے (رمضان المبارک کے) مہینے میں روزے رکھا کرو اور اپنے اَموال کی زکوٰۃ ادا کیا کرو اور اپنے حاکم کی اطاعت کرو، تم (اس کے صلہ میں) اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، ابن حبان، دارقطنی، حاکم، طبرانی اور ابن أبی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ابن خزیمہ نے اسے ترجمۃ الباب میں بیان کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ سنن ترمذی کے ہیں، انہوں نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے: یہ حدیث مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور اس کے تمام راویوں کی صحت پر اتفاق ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ. أَلَا! فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَأَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ، وَأَطِيْعُوْا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت ابوامامہ ﷺ ہی سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اور اُمت ہے۔ خبردار! اپنے رب کی عبادت کرو، اپنی پانچ (فرض) نمازیں ادا کرو، اپنے ماہِ (رمضان) کے روزے رکھو، خوش دلی کے ساتھ اپنے اَموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور (اُمورِ خیر میں) اپنے (عادل) حکمرانوں کی اِطاعت کرو، (اس کے صلے میں) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۱۵، الرقم/۷۵۳۵، وأيضا في مسند الشاميين، ۲/۱٦، الرقم/۸۳٤، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۵۰۵، الرقم/۱۰٦۱۔

٥. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيْرُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ. قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. ثُمَّ قَالَ: أَلاَ أَدُلُّكَ عَلٰى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ.

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣١، الرقم/٢٢٠٦٩، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في حرمة الصلاة، ٥/١١، الرقم/٢٦١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٤، الرقم/٣٩٧٣، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٤٧، الرقم/٢١٤، والمستدرك في الحاكم، ٢/٤٤٧، الرقم/٣٥٤٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٩٤، الرقم/٢٠٣٠٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٣١، الرقم/٢٦٦۔

حضرت معاذ بن جبل بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا، ایک روز جب ہم چل رہے تھے، میں آپ ﷺ کے قریب ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل ارشاد فرمائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے مجھ سے بہت بڑی بات کا سوال کیا، البتہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لئے آسان ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟ (پھر خود ہی ارشاد فرمایا) روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو (اس طرح) مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، ترمذی اور ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، عبدالرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ سننِ ترمذی کے ہیں۔

كَيْفِيَّةُ فَرْضِيَّةِ الصَّلَاةِ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ

﴿شبِ اِسراء کے موقع پر نماز کیسے فرض ہوئی؟﴾

٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ أَبُوْ ذَرٍّ ﷺ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ:-ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلاً فَمِنْهُ: فَرَضَ اللّٰهُ ﷻ عَلٰى أُمَّتِي خَمْسِيْنَ صَلَاةً، فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ، حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلَاةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلوة في الإسراء، ١/١٣٦، الرقم/٣٤٢، وأيضا في كتاب الأنبياء، باب ذكر إدريس وهو جد أبي نوح ويقال جد نوح عليه السلام، ٣/١٢١٧، الرقم/٣١٦٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول الله ﷺ إلى السماوات وفرض الصلوات، ١/١٤٨، الرقم/١٦٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٤٣، الرقم/٢١٣٢٦، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب فرض الصلاة، ١/٢٢١، الرقم/٤٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ١/٤٤٨، الرقم/١٣٩٩۔

فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا. فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ. فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِکَ. فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ، لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ. فَقُلْتُ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ، وإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْکُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر ﷛ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- پھر طویل حدیث روایت کی جس میں سے یہ ہے- (شبِ معراج) اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں تو میں ان (نمازوں) کے ساتھ واپس آیا یہاں تک کہ میں موسیٰ ؑ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی۔ انہوں نے مجھے واپس بھیج دیا (اور میری درخواست پر) اللہ تعالیٰ نے ان کا

ایک حصہ کم کر دیا۔ میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس آیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ کم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: اپنے رب کے پاس پھر جایئے کیونکہ آپ کی امت میں (اتنی نمازوں کی) طاقت نہیں ہے۔ میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا ایک اور حصہ کم کر دیا۔ میں ان کی طرف آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جایئے کیونکہ آپ کی امت میں ان کی بھی طاقت نہیں ہے۔ میں لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا: یہ بظاہر پانچ (نمازیں) ہیں لیکن (ثواب کے اعتبار سے) پچاس (کے برابر) ہیں، میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس جایئے (اور مزید کمی کے لئے درخواست کیجئے)۔ میں نے کہا: مجھے اب اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر (جبرائیل علیہ السلام) مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہی پر پہنچے، جسے مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں؟ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے گنبد ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٦١، الرقم/ ١٢٦٦٢، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء كم فرض الله على عباده من الصلوات، ١/ ٤١٧، الرقم/ ٢١٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١/ ٤٥٢، الرقم/ ١٧٦٨، وأبو عوانة في المسند، ١/ ١٢٠، الرقم/ ٣٥٦۔

أُسْرِيَ بِهِ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُودِيَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَکَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ عَوَانَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أَنَسٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَأَبِي قَتَادَةَ، وَمَالِکِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: شبِ معراج حضور نبی اکرم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں، پھر کم کر کے پانچ کر دی گئیں، پھر آواز دی گئی: اے محمد! میرے ہاں بات تبدیلی نہیں ہوتی اور آپ کے لیے (اور آپ کے واسطے سے آپ کی امت کے لئے) ان پانچ میں پچاس نمازوں کا اجر رکھ دیا گیا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، عبد الرزاق اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت اَنس ﷺ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اس باب میں حضرت عبادہ بن صامت، طلحہ بن عبید اللہ، ابو قتادہ، ابو ذر، مالک بن صعصعہ اور ابو سعید خدری ﷺ سے بھی روایات منقول ہیں۔

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلٰوتِ الْمَفْرُوْضَةِ

﴿فرض نمازوں کی پابندی کرنے کا حکم﴾

اَلْقُرْآن

(١) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ○ (البقرة، ٢/٢٣٨)

سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو○

(٢) اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا○ (النساء، ٤/١٠٣)

بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے○

(٣) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ○ (هود، ١١/١١٤)

اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجیے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے○

(٤) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا○ (بنی اسرائیل، ١٧/٧٨)

آپ سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی) نماز قائم فرمایا کریں اور (نمازِ) فجر کا قرآن پڑھنا بھی (لازم کر لیں)، بے شک (نمازِ) فجر کے قرآن میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے (اور حضوری بھی نصیب ہوتی ہے)○

(٥) فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰی○ (طٰہٰ، ٢٠/١٣٠)

پس آپ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوعِ آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے، (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ آپ راضی ہو جائیں○

(٦) وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحٰفِظُوْنَ○ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ○

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَo

(المؤمنون، ٢٣/ ٩-١١)

اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیںo یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیںo یہ لوگ جنت کے سب سے اعلیٰ باغات (جہاں تمام نعمتوں، راحتوں اور قربِ الٰہی کی لذتوں کی کثرت ہوگی ان) کی وراثت (بھی) پائیں گے، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گےo

(٧) **الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَo** (المعارج، ٧٠/ ٢٣)

جو اپنی نماز پر ہمیشگی قائم رکھنے والے ہیںo

(٨) **وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَo اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَo** (المعارج، ٧٠/ ٣٤-٣٥)

اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیںo یہی لوگ ہیں جو جنتوں میں معزّز و مکرّم ہوں گےo

اَلْحَدِيْث

٨. **عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى**

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها، ١/ ١٩٧، الرقم/ ٥٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب

اللهِ؟ قَالَ: اَلصَّلَاةُ عَلٰی وَقْتِهَا. قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ. قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ (میں نے عرض کیا) پھر کون سا؟ فرمایا: پھر والدین کے ساتھ نیکی (اور حسن سلوک) کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون سا ہے؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ان چیزوں کے بارے میں بیان فرمایا اور اگر میں آپ ﷺ سے زیادہ پوچھتا تو آپ ﷺ مجھے اور زیادہ بتا دیتے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... الإيمان، باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال، ۱/۸۹، الرقم/۸۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۰۹، الرقم/۳۸۹، والترمذي مثله في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الوقت الأول من الفضل، ۱/۳۲۵، الرقم/۱۷۳، والنسائي في السنن، كتاب المواقيت، باب فضل الصلاة لمواقيتها، ۱/۲۹۲، الرقم/۶۱۱۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفُ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز کے وقت وہ اکٹھے ہوجاتے ہیں۔ پھر جب وہ فرشتے جو تمہارے پاس ٹھہرے تھے، اوپر چڑھ جاتے ہیں اور ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں (اپنے بندوں کو) خوب جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر، ١/٢٠٣، الرقم/٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ١/٤٣٩، الرقم/٦٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٧، الرقم/٧٤٨٣، ومالك في الموطأ، ١/١٧٠، الرقم/٤١١، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، ١/٢٤٠، الرقم/٤٨٥۔

کہتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے روانہ ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس پہنچے تھے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِي: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟ قَالَ: قَالَ: مَا تَأْمُرُ؟ قَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِکَ، فَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَزَّارُ.

حضرت ابو ذر ﷺ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: تم جب ایسے لوگوں میں رہ جاؤ جو نماز (کی ادائیگی) میں مقررہ وقت سے دیر کریں گے۔ تو تم کیا کرو گے؟ حضرت ابو ذر ﷺ فرماتے کہ

۱۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار وما يفعله المأموم إذا أخرها الإمام، ۱/۴۴۸، الرقم/(۲۴۱) ۶۴۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۶۸، الرقم/۲۱۵۱۶، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب إعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة، ۲/۱۱۳، الرقم/۸۵۹، وعبد الرزاق في المصنف، ۲/۳۸۰، الرقم/۳۷۸۰، والبزار في المسند، ۹/۳۷۴، الرقم/۳۹۵۴۔

میں نے عرض کیا: آپ (مجھے) کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے مقررہ وقت پر پڑھ لینا، پھر اپنے کام کے لئے چلے جانا، اور اگر تمہارے مسجد میں ہوتے ہوئے جماعت کھڑی کی جائے تو تم بھی (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھ لینا۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، نسائی، عبد الرزاق اور بزار نے روایت کیا ہے۔

١١. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ثوبان ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دین کے زیادہ سے زیادہ شعبوں پر) اِستقامت اِختیار کرو اگرچہ تم ہرگز ان کا اِحاطہ نہیں کرسکو گے۔ اور یہ بات جان لو کہ تمہارے تمام اَعمال میں سب سے اَفضل عمل نماز ہے اور مومن کے سوا کوئی شخص باوضو رہنے کی پابندی نہیں کرتا۔

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٢، الرقم/٢٢٤٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم/٢٧٧، والدارمي في السنن، ١/١٧٤، الرقم/٦٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣١١، الرقم/١٠٣٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١١٦، الرقم/٧٠١٩۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ماجہ، دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

١٢. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تعالیٰ: افْتَرَضْتُ عَلٰى أُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. وَعَهِدْتُ عِنْدِي عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ، فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِي.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَذَكَرَهُ الْمَرْوَزِيُّ وَالْمَقْرِيْزِي.

حضرت ابو قتادہ بن ربعی ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلاة، ١/١١٧، الرقم/٤٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ١/٤٥٠، الرقم/١٤٠٣، والطيالسي في المسند، ١/٧٨، الرقم/٥٧٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٠٥، الرقم/٣٦٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٦٦، الرقم/٤٤٤٠، وذكره المروزي في تعظيم قدرة الصلاة، ٢/٩٧٠، الرقم/١٠٥٤، والمقريزي في مختصر كتاب الوتر، ١/٣١، الرقم/١٣۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے اپنے ہاں عہد کر رکھا ہے کہ جو شخص ان کے اوقات کے ساتھ ان نمازوں کی پابندی کرے گا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو ان کی پابندی نہیں کرے گا تو اس کے ساتھ میرا کوئی عہد نہیں (کہ اسے سزا دوں یا بخش دوں)۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، طیالسی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور مروزی اور مقریزی نے بیان کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں۔

١٣. عَنْ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ الْمُصَلُّوْنَ، وَمَنْ يُقِيْمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ الَّتِي كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَحْتَسِبُ صَوْمَهٗ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ يَحْتَسِبُهَا، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِي نَهَى اللهُ عَنْهَا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ، وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت عمیر اللّیثی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے ولی نمازی ہوتے ہیں، اور وہ شخص

١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١/١٢٧، الرقم/١٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٤٧، الرقم/١٠١، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ١٠/١٨٦، الرقم/٢٠٥٤١۔

بھی ولی اللہ ہے جو ان نمازوں کو پابندی سے ادا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں۔ خود احتسابی کے ساتھ اَجر وثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے، خوش دلی سے حصولِ ثواب کے لئے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، الصَّلَاةُ

﴿روزِ قیامت بندے سے پہلا سوال نماز کا کیا جائے گا﴾

اَلْقُرْآن

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ○

(المدثر، ٧٤/ ٤٢-٤٣)

(اور کہیں گے:) تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی○ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے○

اَلْحَدِيْث

١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٩٠، الرقم/ ٧٨٨٩، وأيضا، ٤/ ٦٥، ١٠٣، الرقم/ ١٦٦٦٥، ١٦٩٩٠، وأيضا، ٥/ ٧٢، ٣٧٧، الرقم/ ٢٠٧١١، ٢٣٢٥١، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء أن أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة، ٢/ ٢٦٩-٢٧٠، الرقم/ ٤١٣، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب المحاسبة على الصلاة، ١/ ٢٣٢، الرقم/ ٤٦٥-٤٦٧، وأيضا في السنن الكبرى، ١/ ١٤٣، الرقم/ ٣٢٥، وابن ماجه في السنن،

مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ، وَأَنْجَحَ. وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ، وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهٖ شَيْءٌ. قَالَ الرَّبُّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ. ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مُخْتَصَرًا وَذَكَرَهُ الْهَيْثِمِيُّ وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے

.... كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء في أول ما يحاسب به العبد الصلاة، ١/٤٥٨، الرقم/ ١٤٢٥-١٤٢٦، والدارمي في السنن، ١/٣٦١، الرقم/١٣٥٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٧١،الرقم/٧٧٧٠، وأبو يعلى في المسند، ٧/٥٦، الرقم/٣٩٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/٣٩٤، الرقم/٩٦٥-٩٦٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٣٣، الرقم/١٥٩٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٩١۔

ہوئے سنا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے، اگر یہ صحیح ہوا تو وہ کامیاب ہوجائے گا اور نجات پائے گا اور یہ ٹھیک نہ ہوا تو وہ ناکام ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔ اگر اس بندے کے فرائض میں کچھ کمی رہ جائے گی تو پروردِگار فرمائے گا: دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفلی نماز ہے؟ پھر اس سے فرض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر تمام اعمال کا ایسا ہی حساب ہوگا۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔امام بخاری نے اسے 'التاریخ الکبیر' میں مختصراً روایت کیا ہے۔امام ہیثمی نے بھی ذکر کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام حاکم نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے جبکہ شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق اسنادِ صحیح کی ایک اور روایت بھی موجود ہے جو اس کی مؤید ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا ہے کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِه

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٢٤٠، الرقم/١٨٥٩، والطيالسي في المسند، ١/ ١٠٦، الرقم/٧٨٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ١٤٥، الرقم/٢٥٧٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٥٠، الرقم/٥٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٢٩٢۔

الْعَبْدُ الصَّلَاةُ، فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَ سَائِرُ عَمَلِهِ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْمَقْدِسِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ **نے حضور نبی اکرم** ﷺ **سے روایت کیا ہے کہ** آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً پہلی چیز جس کا حساب بندہ سے لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز درست ہوگی تو بندہ کے جملہ اعمال درست ہوں گے اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو دوسرے تمام اعمال بھی درست نہیں ہوں گے۔

اس حدیث کو امام طبرانی، طیالسی اور مقدسی نے روایت کیا ہے، اور ہیثمی اور منذری نے ذکر کیا ہے۔

بَرَكَاتُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ وَثَوَابُهَا

﴿نمازِ پنج گانہ کی برکات اور اجر وثواب﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًاo (النساء، ٤/١٦٢)

اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گےo

(٢) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَo اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَo اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌo (الانفال، ٨/٢-٤)

ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب

کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)o (یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیںo (حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کی بارگاہ میں (بڑے) درجات ہیں اور مغفرت اور بلند درجہ رزق ہےo

(٣) اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَo لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖط اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌo (فاطر، ٣٥/٢٩-٣٠)

بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی، اور ایسی (اُخروی) تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارے میں نہیں ہو گیo تاکہ اللہ ان کا اجر انہیں پورا پورا عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں مزید نوازے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا ہی شکر قبول فرمانے والا ہےo

اَلْحَدِيْث

١٦. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ! لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) مجھے ایسا عمل بتلائیں جس کو بجا لانے سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز کو پابندی سے ادا

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٢/٥٠٦، الرقم/١٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الإيمان الذي يدخل به الجنة وأن من تمسك بما أمر به دخل الجنة، ١/٤٤، الرقم/١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٤٢، الرقم/٨٤٩٦۔

کرو، فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس شخص نے کہا: مجھے اس ہستی کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ واپس مڑا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو جنتی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو، وہ اسے دیکھ لے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ ِللهِ، إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

حضرت عمرو بن عبسہ السُلَمی رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اگر (کاملاً وضو کرنے کے بعد) وہ کھڑے ہو کر

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة، ١/٥٧٠، الرقم/٨٣٢ (٢٩٤)، وأبو نعيم في المسند المستخرج على صحيح مسلم، ٢/٤٢٥، الرقم/١٨٧٧، والدارقطني في السنن، ١/٧٦، الرقم/٣٧٣، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٢/٤٥٤، الرقم/٤١٧٨، وأبو عوانة في المسند، ١/٢٠٦، الرقم/٦٦٨۔

نماز پڑھے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور اس کی ایسی تعظیم کرے جو اس کی شان کے لائق ہے اور اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالی کر دے (یعنی ماسوا اللہ کو دل سے نکال دے) تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

اس حدیث کو امام مسلم، دارقطني، بیہقی اور ابوعوانہ نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَعْجَبُ رَبُّكُمْ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ، يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي هٰذَا، يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّي، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الأذان في السفر، ٢/٤، الرقم/١٢٠٣، والنسائي في السنن، كتاب الأذان، باب الأذان لمن يصلي وحده، ٢/٢٠، الرقم/٦٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٤/٥٤٥، الرقم/١٦٦٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٣٠١، الرقم/٨٣٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٤٠٥، الرقم/١٧٦٤۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس چرواہے پر تعجب فرماتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے (لیکن رب کی عبادت ترک نہیں کرتا)۔ نماز کے لئے اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ (ایسے عبادت گزار سے خوش ہوکر اپنے فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو جو اذان دیتا ہے، نماز پڑھتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود ، نسائی، ابن حبان، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنهما **يَقُوْلَانِ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَومًا قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهٖ – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ – ثُمَّ أَكَبَّ، فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي، لَا نَدْرِي عَلٰى مَاذَا حَلَفَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فِي وَجْهِهِ الْبُشْرٰى، فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ. ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ**

١٩: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، ٥/٨، الرقم/٢٤٣٨، وأيضا في السنن الكبرى، ٢/٥، الرقم/٢٢١٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/١٦٣، الرقم/٣١٥، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٣، الرقم/١٧٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٨٧، الرقم/٢٠٥٤۔

عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَقِيْلَ لَهُ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور تین مرتبہ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! پھر آپ ﷺ جھکے (یعنی سجدہ ریز ہو گئے)، ہم میں سے بھی ہر شخص جھک کر رونے لگا۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ ﷺ نے کس بات پر حلف اُٹھایا۔ پھر آپ ﷺ نے سرِ انور اٹھایا تو آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار (نمایاں) تھے اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر خوشی کے آثار ہمیں سرخ اونٹوں سے بھی بڑھ کر پسندیدہ تھے۔ پھر آپ ﷺ فرمانے لگے: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ ادا کرے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اسے کہا جائے گا: سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنِ الْحَسَنِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِلْمُصَلِّي ثَلَاثُ خِصَالٍ: تَتَنَاثَرُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ مِنْ قَدَمِهٖ إِلٰى عَنَانِ السَّمَاءِ، وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ قَرْنِهٖ إِلٰى أَعْنَانِ السَّمَاءِ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَذَكَرَهُ الْمَرْوَزِيُّ وَالْمَنَاوِيُّ.

حضرت حسن ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نمازی کے لئے تین خصلتیں ہیں: (ایک یہ کہ) اس کے قدموں سے لے کر آسمان کی بلندی تک رحمتِ الٰہی اس پر نچھاور ہوتی ہے؛ (دوسرا یہ کہ) ملائکہ اسے اس کے سر سے لے کر آسمان کی بلندیوں تک (رحمتِ الٰہی کے ساتھ) گھیرے رکھتے ہیں؛ (تیسرا یہ کہ) ندا کرنے والا ندا کرتا رہتا ہے کہ اگر مناجات کرنے والا (یعنی نماز پڑھنے والا) یہ جان لیتا کہ وہ کس سے راز و نیاز کی باتیں کر رہا ہے تو وہ نماز سے کبھی واپس نہ پلٹتا۔

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور مروزی اور مناوی نے ذکر کیا ہے۔

٢٠: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ١/٤٩، الرقم/١٥٠، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ١/١٩٩، الرقم/١٦٠، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢٩٢۔

اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ

﴿نمازِ پنج گانہ پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں﴾

اَلْقُرْآن

(۱) لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ. (المائدة، ٥/ ١٢)

اگر تم نے نماز قائم رکھی اور تم زکوٰۃ دیتے رہے اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہے اور ان (کے پیغمبرانہ مشن) کی مدد کرتے رہے اور اللہ کو (اس کے دین کی حمایت و نصرت میں مال خرچ کرکے) قرضِ حسن دیتے رہے تو میں تم سے تمہارے گناہوں کو ضرور مٹا دوں گا، اور تمہیں یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

(۲) اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○

(الأنفال، ٨/ ٣-٤)

(یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا

ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیںo (حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کی بارگاہ میں (بڑے) درجات ہیں اور مغفرت اور بلند درجہ رزق ہےo

(۳) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَo (هود، ١١/١١٤)

اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجیے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہےo

اَلۡحَدِيۡث

٢١. عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ: الصَّلَوَاتُ الۡخَمۡسُ، وَالۡجُمُعَةُ إِلَى الۡجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ

٢١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن ما اجتنبت الكبائر، ١/٢٠٩، الرقم/٢٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٩، الرقم/٨٧٠٠، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في فضل الصلوات الخمس، ١/٤١٨، الرقم/٢١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب

لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابوہریرہ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک، سب درمیانی عرصہ کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں بشرطیکہ انسان اس دوران کبیرہ گناہوں سے بچا رہے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْهُ ﷜ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَومٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا: لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ. قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ. يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. (١)

.... تحت كل شعرة جنابة، ١/١٩٦، الرقم/٥٩٨، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٤، الرقم/١٧٣٣، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٧، الرقم/٤١٢۔

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب مواقيت الصلاة، باب

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ! اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک دریا ہو جس میں وہ ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: اس (کے بدن) پر بالکل میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی ایسی ہے، اللہ تعالیٰ ان کے سبب (بندے کے سارے) گناہ مٹا دیتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے جب کہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢٢. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ﷺ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ﷺ تَحْتَ

.... الصلوات الخمس كفارة، ١/١٩٧، الرقم/٥٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الساجد، باب المشي إلى الصلاة تُمْحَى به الخطايا وتُرْفَعُ بِهِ الدرجات، ١/٤٦٢، الرقم/٦٦٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٧١، الرقم/٥١٨، ٢/٣٧٩، الرقم/٨٩١١، والترمذي في السنن، كتاب الأمثال، باب مثل الصلوات الخمس، ٥/١٥١، الرقم/٢٨٦٨، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل الصلوات الخمس، ١/٢٣٠، الرقم/٤٦٢، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في أن الصلاة كفارة، ١/٤٤٧، الرقم/١٣٩٧۔

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٣٧، الرقم/٢٣٧٥٨،

شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا، فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا عُثْمَانَ، أَ لَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ بِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ، فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتّٰى تَحَاتَّ وَرَقُهُ، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ، أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هٰذَا؟ قُلْتُ: وَلِمَ تَفْعَلُهُ؟ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هٰذَا الْوَرَقُ، وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ط ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ﴾ [هود، ١١/١١٤].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ.

حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے (بیٹھے) تھے کہ انہوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے (اس قدر) ہلایا کہ اس کے (تمام) پتے جھڑ گئے۔ پھر کہنے لگے: اے ابو عثمان! تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں؟ میں

.... والدارمي في السنن، ١/١٩٧، الرقم/٧١٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٥٧، الرقم/٦١٥١، والبزار في المسند، ٦/٤٧٦، الرقم/٢٥٠٨۔

نے کہا: آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: میرے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا، میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح اس کی ایک خشک ٹہنی پکڑی اور اسے ہلایا، یہاں تک کہ اس کے تمام پتے جَھڑ گئے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ فرمانے لگے: ایک مسلمان جب اچھی طرح وضو کرکے پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ۝﴾ ’اور آپ دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کیجیے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے‘۔

اس حدیث کو امام احمد، دارمی، طبرانی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۳. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ. قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! قُلْتُ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: إِنَّ

۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۷۹، الرقم/۲۱۵۹۶، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۵۱، الرقم/۵۶۰۔

الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّ الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ موسم سرما میں جب (درختوں سے) پتے جھڑ رہے تھے باہر تشریف لائے، آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو پکڑ لیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شاخ سے پتے جھڑنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے اور اُس سے اس کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح یہ پتے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا ہے: اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٤. عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ،

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٦١، الرقم/٤٠٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٩، الرقم/٥٩، والبزار في المسند، ٢/٨٣، الرقم/٤٣٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٠٩، الرقم/٥٤٢۔

فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ تَبَسَّمَ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ضَحِكْتُ؟ قَالَ: فَقَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَا تَوَضَّأْتُ. ثُمَّ تَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا ضَحِكْتُ؟ قَالَ: قُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَأَتَمَّ صَلَاتَهُ، خَرَجَ مِنْ صَلَاتِهِ كَمَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ مِنَ الذُّنُوبِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَزَّارُ.

حضرت حمران بن اَبان رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا اور پھر وضو کیا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو مسکرائے اور پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں؟ تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خود ہی فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا جس طرح میں نے وضو کیا ہے اور پھر آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے مسکرایا ہوں؟ تو ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بڑے اہتمام کے ساتھ وضو مکمل کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے اور نماز کو بھی بڑے اہتمام کے ساتھ مکمل کرتا ہے تو وہ نماز سے فارغ ہوتے وقت اس طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ اپنی ماں کے بطن سے (گناہوں سے پاک) پیدا ہوا تھا۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن حمید اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي وَخَطَايَاهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلٰى رَأْسِهٖ، فَكُلَّمَا سَجَدَ تَحَاتَّتْ عَنْهُ، فَتَفْرُغُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهٖ، وَقَدْ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ.

حضرت ابو عثمان النہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مسلمان نماز پڑھنے لگتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر دھرے ہوتے ہیں، پھر جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس سے جھڑتے چلے جاتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کے تمام گناہ جھڑ چکے ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی، خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے ذکر کیا ہے۔

٢٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/٢٧٢، الرقم/١١٥٣، وأيضا في المعجم الكبير، ٦/٢٥٠، الرقم/٦١٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٤٥، الرقم/٣١٤٤، وذكره الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٤/٣١٣، الرقم/٧٦٣٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٤٥، الرقم/٥٣٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٣٠٠۔

حُكْمُ تَارِكِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَةِ

﴿فرض نمازیں ترک کرنے پر وعید﴾

اَلْقُرْآن

(١) وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○

(الروم، ٣٠/ ٣١)

اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت ہو جاؤ○

(٢) مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ○

(المدثر، ٧٤/ ٤٢-٤٣)

(اور کہیں گے:) تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی○ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہ تھے○

اَلْحَدِيْث

٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب وجوب صلاة الجماعة، ١/ ٢٣١، الرقم/٦١٨، وأيضا في باب

فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ! لَو يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ، لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میرے دل میں خیال آیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے، پھر میں ایسے لوگوں کی

.... فضل العشاء في الجماعة، ١/٢٣٤، الرقم/٦٢٦، وأيضا في كتاب الخصومات، باب إخراج أهل المعاصي والخُصُوم من البيوت بعد المعرفة، ٢/٨٥٢، الرقم/٢٢٨٨، وأيضا في كتاب الأحكام، باب إخراج الخُصُوم وأَهل الرِّيَبِ من البيوت بعد المعرفة، ٦/٢٦٤٠، الرقم/٦٧٩٧، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، وبيان التشديد في التخلف عنها، ١/٤٥١، الرقم/٦٥١، وأبو داود فى السنن، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، ١/١٥٠، الرقم/٥٤٨-٥٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، ١/٢٥٩، الرقم/٧٩١۔

طرف نکل جاؤں (جو بغیر کسی عذرِ شرعی کے نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے! اگر ان میں سے کوئی جانتا کہ اسے ہڈی والا گوشت یا دو عمدہ پائے ملیں گے تو وہ ضرور نمازِ عشاء میں شامل ہوتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت **ابو ہریرہ** ﷺ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجماعة والإمامة، باب فضل العشاء في جماعة، ١/٢٣٤، الرقم/٦٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، ١/٤٥١، الرقم/٦٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٢٤، الرقم/٩٤٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب صلاة العشاء والفجر في جماعة، ١/٢٦١، الرقم/٧٩٧۔

منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں، اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا (فضیلت) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی نماز کے لئے حاضر ہوتے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ میں مؤذن کو حکم دوں کہ وہ اقامت کہے، پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے، پھر آگ کے شعلے لے کر اُن (کے گھروں) کو جلا دوں جو (بغیر کسی عذرِ شرعی کے) نماز (باجماعت) کے لیے ابھی تک نہیں نکلے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨. عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْ عَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک انسان اور (اس کے) کفر و شرک کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوعوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة، ١/٨٧، الرقم/(١٣٤) ٨٢، وأبو عوانة في المسند، ١/٦٤، الرقم/١٧٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٦، الرقم/٦٢٨٩۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﵁، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

اور حضرت جابر ﵁ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور (اس کے) کفر کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﵁: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيْمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ. (٢)

---

(١) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في ردّ الإرجاء، ٤/٢١٩، الرقم/٤٦٧٨، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٣، الرقم/٢٦٢٠، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في من ترك الصلاة، ١/٣٤٢، الرقم/١٠٧٨۔

(٢) أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت جابر ﷛ ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کفر اور ایمان کے درمیان (فرق) نماز کا چھوڑنا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ ﷛.

.... الصلاة، ٥/١٣، الرقم/٢٦١٨۔

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٦، الرقم/٢٢٩٨٧، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٣، الرقم/٢٦٢١، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب الحكم في تارك الصلاة، ١/٢٣١، الرقم/٤٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٤/٣٠٥، الرقم/١٤٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦٧، الرقم/٣٠٣٩٦، والدار قطني في السنن، ٢/٥٢، الرقم/٢، والحاكم في المستدرك، ١/٤٨، الرقم/١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٦، الرقم/٦٢٩١۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان عہد (ضمانت) نماز ہی ہے، جس نے اسے چھوڑا اس نے کفر کیا (یعنی کافروں جیسا عمل کیا)۔

اس حدیث کو امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس باب میں حضرت انس اور حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔

٣٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن شقیق العقیلی فرماتے ہیں کہ حضرت محمد (مصطفیٰ ﷺ) کے اصحاب رضی اللہ عنہم نماز کے سوا کسی دوسرے عمل کے ترک کو کفر نہیں گردانتے تھے۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٤، الرقم/٢٦٢٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٢، الرقم/٣٠٤٤٦۔

٣١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب

وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے (کے اسلام) اور شرک کے درمیان فرق صرف نماز چھوڑنے کا ہے، جب اس نے نماز ترک کر دی (گویا) اس نے شرک کیا۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ جِهَارًا.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

آپ (حضرت انس بن مالک ﷺ) ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی (گویا) اس نے اِعلانیہ کفر کیا۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ: أَنْ لَا تُشْرِكْ

.... ما جاء فيمن ترك الصلاة، ١/٣٤٢، الرقم/١٠٨٠۔

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٤٣، الرقم/٣٣٤٨۔

٣٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الصبر على البلاء،

بِاللهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ التَّبْرِيْزِيُّ

حضرت ابو الدرداء ﷜ بیان کرتے ہیں: مجھے میرے خلیل حضور نبی اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں اور تجھے جلا دیا جائے؛ اور جان بوجھ کر کوئی فرض نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اس سے (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ ختم ہوجاتا ہے؛ اور شراب نہ پینا کیونکہ شراب تمام برائیوں کی چابی ہے۔ (یعنی شراب نوشی سے برائیوں کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔)

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور خطیب التبریزی نے ذکر کیا ہے۔

.... ٢/١٣٣٩، الرقم/٤٠٣٤، وذكره التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/١٨٣، الرقم/٥٨٠۔

وُجُوْبُ تَعْدِيْلِ الْأَرْكَانِ فِي الصَّلَاةِ

﴿ اَرکانِ نماز کی اطمینان سے ادائیگی کا وجوب ﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰی ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (النساء، ٤/١٤٢)

اور جب وہ (منافقین) نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ (محض) لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو یاد (بھی) نہیں کرتے مگر تھوڑا ۝

(۲) وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰی وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ (التوبة، ٩/٥٤)

اور ان سے ان کے نفقات (یعنی صدقات) کے قبول کیے جانے میں کوئی (اور) چیز انہیں مانع نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے منکر ہیں اور وہ نماز کی ادائیگی کے لیے نہیں آتے مگر کاہلی و بے رغبتی کے ساتھ اور وہ (اللہ کی راہ میں) خرچ (بھی) نہیں کرتے مگر اس حال میں کہ وہ

ناخوش ہوتے ہیں٥

(٣) فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ٥ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ٥ (الماعون، ١٠٧/٤-٦)

پس افسوس (اور خرابی) ہے ان نمازیوں کے لیے٥ جو اپنی نماز (کی روح) سے بے خبر ہیں (یعنی انہیں محض حقوق اللہ یاد ہیں حقوق العباد بھلا بیٹھے ہیں)٥ وہ لوگ (عبادت میں) دکھلاوا کرتے ہیں (کیوں کہ وہ خالق کی رسمی بندگی بجا لاتے ہیں اور پسی ہوئی مخلوق سے بے پرواہی برت رہے ہیں)٥

اَلْحَدِيْث

٣٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَاللهِ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي، وَرُبَّمَا قَالَ: مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب الخشوع في الصلاة، ١/٢٥٩، الرقم/٧٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٣١٩، الرقم/٤٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١٥، الرقم/١٢١٦٩۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدے (اچھی طرح) ادا کیا کرو۔ اللہ کی قسم، بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں، اور کئی دفعہ فرمایا: جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی (دیکھتا ہوں)۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَدَّ وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّکَ لَمْ

٣٤: أخرجه البخاري في الصّحيح، كتاب صفة الأذان، باب وجوب القراء ة للإمام والمأموم في الصلوات كلها في الحضر والسفر وما يجهر فيها وما يخافت، ١/٢٦٣، الرقم/٧٢٤، كتاب الإستئذان، باب من رد فقال: عليك السلام، ٥/٢٣٠٧، الرقم/٥٨٩٧وأيضًا في كتاب الأيمان والنذور، باب إذا حنث ناسيًا في الأيمان، ٦/٢٤٥٥، الرقم:٦٢٩٠، ومسلم في الصّحيح، كتاب الصّلاة، باب وجوب قراء ة الفاتحة في كل ركعة وإنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها قرأ ما تيسر له من غيرها، ١/٢٩٨، الرقم/٣٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٧، الرقم/٩٦٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصّلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، ١/٢٢٦، الرقم/٨٥٦، والترمذي في السنن، كتاب الصّلاة، باب ما جاء في وصف الصّلاة، ٢/١٠٣، الرقم/٣٠٣،

تُصَلِّ، فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، ثَلَاثًا، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي، فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی داخل ہوا اور اس نے نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو، کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی پھر حاضر ہوا اور آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: واپس جاؤ اور نماز ادا کرو۔ کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ (ایسا) تین مرتبہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ (یارسول اللہ) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے

.... والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب فرض التكبيرة الأولى، ٢/١٢٤، الرقم/٨٨٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥، الرقم/٢٠٩١، وأبو يعلى في المسند، ١١/٤٤٩، الرقم/٦٥٧٧۔

اس سے بہتر نماز ادا کرنا نہیں آتا، لہٰذا سکھا دیجئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر قرآن مجید میں سے جو حصہ تمہارے لئے آسان ہو وہ پڑھو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ: يَا فُلَانُ، أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلّٰى كَيْفَ يُصَلِّي؟ فَإِنَّمَا يُصَلِّي لِنَفْسِهٖ. إِنِّي وَاللهِ، لَأُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ. (١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْعَوَانَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح كتاب الصلاة باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٣١٩، الرقم/٤٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الإمامة، باب الركوع دون الصف، ٢/١١٨، الرقم/٨٧٢، وفي السنن الكبرى، ١/٣٠٣، الرقم/٩٤٤، وأبو عوانة في المسند، ١/٤٣٤، الرقم/١٦١٤، والبيهقي في السن الكبرى، ٢/٢٩٠، الرقم/٣٣٩٨۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر (پیچھے) مڑے اور فرمایا: اے فلاں! تم اپنی نماز کو اچھی طرح ادا کیوں نہیں کرتے؟ کیا نمازی نماز پڑھتے وقت یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ محض اپنے لیے ہی نماز پڑھتا ہے۔ اللہ کی قسم! بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ سامنے سے دیکھتا ہوں۔

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابوعوانہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ

يُجَافِيَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.(١)

رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ.

عباس بن سہل بن سعد کہتے ہیں ابوحُمید، ابو اُسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا ذکر کرنے لگے، ابوحمید نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں (پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا:) ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع فرمایا اور اپنے دستِ مبارک کو اپنے زانوؤں پر اسی طرح رکھا گویا کہ آپ نے ان کو پکڑا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازوؤں کو کمان کی طرح رکھتے ہوئے پہلوؤں سے جدا رکھا۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں ابوحمید کی حدیث حسن صحیح ہے اور علماء کا یہی مختار مذہب

---

(١) أخرجه أبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، ١٩٦/١، الرقم/٧٣٤، الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء أنه يجافي يديه عن جنبيه في الركوع ٤٥/٢، الرقم/٢٦٠، والدارمي في السنن، ٣٤١/١، الرقم/١٣٠٧ وابن حبان في الصحيح، ١٨٩/٥، الرقم/١٨٧١ والبيهقي في السنن الكبرى ٧٣/٢، الرقم/٢٣٤٨۔

ہے کہ آدمی رکوع اور سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، دارمی، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

۳۵. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَمَقْتُ الصَّلَاةَ مَعَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ، فَرَكْعَتَهُ، فَاعْتِدَالَهُ بَعْدَ رُكُوعِهِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجَلْسَتَهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، فَسَجْدَتَهُ، فَجَلْسَتَهُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالِانْصِرَافِ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت محمد مصطفیٰ

۳۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصّلاة، باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام، ۱/۳٤۳، الرقم/٤٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۲۹٤، الرقم/۱۸٦۲۱، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب طول القيام من الركوع وبين السجدتين، ۱/۲۲٥، الرقم/۸٥٤، والنسائي في السنن، كتاب الافتتاح، باب جلسة الإمام بين التسليم والانصراف، ۳/٦٦، الرقم/۱۳۳۲، وفي السنن الكبرى، ۱/۳۹٦، الرقم/۱۲٥٥، والدارمي في السنن، ۱/۳٥۲، الرقم/۱۳۳٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۱۲۳، الرقم/۲٥۸۸۔

ﷺ کی نماز کو غور سے دیکھا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ آپ کا قیام، رکوع، رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونا پھر سجدہ، دوسجدوں کے درمیان بیٹھنا پھر سجدہ اور سلام اور نماز سے فارغ ہونے تک بیٹھنا یہ تمام افعال اپنی اپنی حیثیت کے اعتبار سے تقریباً برابر تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابوداؤد، نسائی، دارمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

فَضُلُ الۡخُشُوۡعِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں خشوع اِختیار کرنے کی فضیلت

اَلۡقُرۡآن

(۱) حٰـفِظُوۡا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الۡوُسۡطٰىق وَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ قٰـنِتِيۡنَ○ (البقرة، ۲/۲۳۸)

سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو○

(۲) قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ○ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ○ (المومنون، ۲۳/۱-۲)

بے شک ایمان والے مراد پا گئے○ جو لوگ اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں○

(۳) رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوۡنَ يَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِيۡهِ الۡقُلُوۡبُ وَالۡاَبۡصَارُ○ (النور، ۲۴/۳۷)

(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور

خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی٥

اَلْحَدِيْث

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا، فَوَاللهِ، مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا رخ اس قبلہ کی طرف ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ پر تمہارا خشوع پوشیدہ ہے نہ رکوع۔ بے شک میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

٣٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب صفة الصلاة، باب عظة الإمام الناس في إتمام الصلاة وذكر القبلة، ١/١٦١، الرقم/٤٠٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها، ١/٣١٩، الرقم/٤٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧٥، الرقم/٨٨٦٤۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۷. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ ﷛ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنَ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَ هَا، وَخُشُوْعَهَا، وَرُكُوْعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَالْبَزَّارُ.

حضرت سعید بن العاص ﷛ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان ﷛ کے پاس تھا کہ آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا۔ پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پا کر اچھی طرح وضو کیا اور (نماز میں) خشوع وخضوع اختیار کیا اور رکوع (وسجود و دیگر ارکانِ نماز کامل طور پر) ادا کیے تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، بشرطیکہ

۳۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه، ۱/۲۰۶، الرقم/(۷) ۲۲۸، وابن حميد في المسند، ۱/۴۹، الرقم/۵۷، وأبو عوانة في المسند، ۱/۳۶۳، الرقم/۱۳۱۲ والبزار في المسند، ۲/۶۸، الرقم/۴۱۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۲۹۰، الرقم/۳۳۹۷، وأيضاً في السنن الصغرى، ۱/۴۹۵، الرقم/۸۷۷۔

وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حمید، ابو عوانہ اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٣٨. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى عِبَادِهٖ: مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عبادہ بن صامت ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض قرار دی ہیں، جس نے ان نمازوں کو بہترین وضو کے ساتھ ان کے مقررہ اوقات پر ادا کیا اور

٣٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٧، الرقم/٢٢٧٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات، ١/١١٥، الرقم/٤٢٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٥٦، الرقم/٤٦٥٨، وأيضا، ٩/١٢٦، الرقم/٩٣١٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٦٦، الرقم/٦٢٩٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٤٨، الرقم/٥٤٦۔

ان نمازوں کو کامل رکوع وسجود اور خشوع وخضوع سے ادا کیا تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرما دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (یعنی نماز کو مکمل آداب اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا نہ کیا) تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے، اگر چاہے تو اس کی مغفرت فرما دے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں۔

٣٩. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا، اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ، كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ، فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ،

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣١٥، الرقم/٢٢٧٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب الوتر، باب في من لم يوتر، ٢/٦٢، الرقم/١٤٢٠، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها، ١/٤٤٩، الرقم/١٤٠١، والدارمي في السنن، ١/٤٤٦، الرقم/١٥٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٣، الرقم/١٧٣٢، وأيضا، ٦/١٧٤، الرقم/٢٤١٧۔

وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت عبادہ بن صامت ﷛ ہی سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے انہیں ادا کیا اور ان (ارکان) میں سے کسی شے کو کم درجے کا سمجھ کر ضائع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ اور جو انہیں ادا نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا اس کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے تو اُسے عذاب دے اور چاہے اُسے جنت میں داخل کر دے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، ابن ماجہ، دارمی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ امام ابو داود کے ہیں۔

مَتٰی یُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

﴿بچے کو کس عمر میں نماز پڑھنے کی تلقین کی جائے؟﴾

اَلْقُرْآن

(۱) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِo

(ابرٰھیم، ۱۴/ ۴۰)

اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لےo

(۲) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَاط لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًاط نَحْنُ نَرْزُقُكَط وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰیo (طٰهٰ، ۲۰/ ۱۳۲)

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رہیں، ہم آپ سے رزق طلب نہیں کرتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں، اور بہتر انجام پرہیزگاری کا ہی ہےo

اَلْحَدِيْث

۴۰. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۱۸۷، الرقم/ ۶۷۵۶،

ﷺ: مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہوجائے تو اسے نماز کا حکم دیا کرو، جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو (نماز کی پابندی نہ کرنے پر) انہیں تادیباً سزا دو، اور (اس عمر میں) ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داؤد، دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔خطیب البغدادی نے اسے ذکر کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام ابوداؤد کے ہیں۔

.... وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، ١/١٣٣، الرقم/٤٩٤-٤٩٥، والدارقطني في السنن، ١/٢٣٠-٢٣١، الرقم/١-٣، ٦، والحاكم في المستدرك، ١/٣١١، الرقم/٧٠٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٢٢٨-٢٢٩، الرقم/٣٠٥٠-٣٠٥٣، وأيضًا في شعب الإيمان، ٦/٣٩٨، الرقم/٨٦٥٠، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٢/٢٧٨، الرقم/٧٥٢.

٤١. عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

عبدالمالک بن ربیع بن سبرہ بواسطہ اپنے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات سال کے بچے کو نماز سکھاؤ اور دس سال کے بچے کو (نماز نہ پڑھنے پر) تادیباً سزا دو۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن خزیمہ، دارمی، حاکم، طبرانی، بیہقی اور دیلمی

٤١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء متى يؤمر الصبي بالصلاة، ٢/٢٥٩-٢٦٠، الرقم/٤٠٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/١٠٢، الرقم/١٠٠٢، والدارمي في السن، ١/٣٩٣، الرقم/١٤٣١، والحاكم في المستدرك، ١/٣٨٩، الرقم/٩٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١١٥، الرقم/٦٥٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٨٣، الرقم/٤٨٧٠، وأيضًا في السنن الصغرى، ١/٣٤٤، الرقم/٥٩٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١١، الرقم/٤٠٠٧.

نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. **القرآن الحکیم۔**

٢. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۸۷ء۔

٣. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵٦ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر.** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵٦ھ/۸۱۰- ۸۷۰ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٥. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۵-۲۹۲ھ/۸۳۰-۹۰۵ء)۔ **المسند** (البحر الزخار)۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

٦. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ

(٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤- ١٠٦٦ء)۔ **السنن الصغری**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

٧. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴- ۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

٨. **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٩. **ترمذی**، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

١٠. **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

١١. **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

١٢. **حسینی**، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ **البیان والتعریف**۔

بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

١٣. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (٢١٩ھ/٨٣٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

١٤. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اِسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

١٥. **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔٤٦٣ھ/١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٦. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (٧٤١ھ)۔ **مشکاۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

١٧. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔٣٨٥ھ/ ٩١٨۔٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

١٨. **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/ ٧٩٧-٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٩. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (٢٠٢- ٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر،

۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۰. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۲۱. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶- ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۲. **طبرانی**، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۳. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۲۴. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/ ۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۲۵. **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٦. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶-۲۸۷ھ/ ۸۲۲- ۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

٢٧. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/ ۷۴۴-۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٢٨. **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٢٩. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥- ٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٣٠. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٣١. **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳- ۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٣٢. **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶- ۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث

العربی۔

٣٣. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبومحمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحديثيہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٣٤. **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١- ٦٥٦ھ/١١٨٥- ١٢٥٨ء)۔ **الترغيب والترهيب من الحديث الشريف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٣٥. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابوعبداللہ (٢٠٢۔٢٩٤ھ)۔ **تعظيم قدر الصلاة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ١٤٠٦ھ۔

٣٦. مقریزی، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (٧٦٩۔٨٤٥ھ/١٣٦٧۔١٤٤١ء)۔ **مختصر كتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ١٤١٣ھ۔

٣٧. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٣٨. **نسائی**، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٥ء + حلب، شام:

مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۳۹. **نسائی**، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۴۰. ابونعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اُصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/ ۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۴۱. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۴۲. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔